88051 ۔ معاشرے كو زنا سے پاك كرنا

سوال

دور حاضر ميں زانى مرد و عورت كے خلاف چار گواہ كس طرح لائے جا سكتے ہيں ؟
اور ہم اپنے مسلمان نوجوان كو اس قبيح عمل سے بچنے كى نصيحت كس طرح كر سكتے ہيں ؟
اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

علماء كرام چار طريقوں سے زنا كا ثبوت شمار كرتے ہيں:

1 – گواہى.

2 ـ اقرار.

3 ـ بغير خاوند اور بغير مالك كے حمل ٹھر جانے سے.

4 ـ جب خاوند اور بيوى كے مابين لعان ہو اور بيوى اس كا دفاع نہ كرے.

زنا كى گواہى كے ليے شرط يہ ہے كہ وہ چار گواہ ہوں جن كى گواہى جائز ہو، وہ صريح الفاظ كے ساتھ زنا كا وصف بيان كرے ـ يہ كہ انہوں نے مرد كا عضو تناسل عورت كى شرمگاہ ميں ديكھا ہے ـ اور اگر ان ميں سے كسى ايك نے بھى صرف يہ گواہى دى كہ اس نے انہيں بے لباس، يا كسى معين وصف يا حركت ميں ديكھنا بيان كيا تو يہ زنا كے ثبوت كے ليے كافى نہيں ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ " الشرح الممتع " ميں كہتے ہيں:

" وہ صريح الفاظ ميں زنا كا وصف بيان كريں كہ: ہم نے اس كا عضو تناسل عورت كى شرمگاہ ميں ديكھا ہے، يہ ضرورى ہے.

اور اگر وہ يہ كہيں كہ: ہم نے انہيں بے لباس ديكھا ہے، تو يہ قبول نہيں ہوگا، حتى كہ اگر وہ يہ بھى كہيں كہ ہم

گواہی دیتے ہیں كہ وہ اس كے ساتھ اس طرح تھا جس طرح ايك خاوند اپنی بيوی كے ساتھ ہوتا ہے، تو يہ گواہی كافی نہيں.

بلكہ انہيں يہ كہنا ضروری ہے كہ ہم گواہی ديتے ہيں كہ اس كا عضو تناسل اس كی شرمگاہ ميں تھا، اور يہ بہت مشكل ہے، جس طرح كہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ كے دور ميں جس شخص كے خلاف گواہی دی گئی تو وہ كہنے لگا: اگر ميں رانوں كے درميان ہوتا تو تم يہ گواہی نہ ديتے.

اس ليے شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے اپنے دور ميں يہ بيان كيا كہ: نبی عليہ السلام كے دور سے ليكر شيخ الاسلام كے دور تك كوئی بھی زنا گواہی كے ساتھ ثابت نہيں ہوا، تو جب اس وقت سے ليكر شيخ الاسلام كے دور تك يہ ثابت نہيں، تو اسی طرح ہم يہ نہيں جانتے كہ گواہی كے طريقہ سے ہمارے اس دور ميں آج تك زنا ثابت ہوا ہو؛ كيونكہ يہ بہت ہی مشكل ہے " انتہی.

ديكھيں: الشرح الممتع (6 / 157).

زنا كی گواہی كےمعاملہ ميں يہ تشديد اور سختی كا شرعی مقصد صرف يہ ہے كہ بندوں كی راز داری رہے، اور فحش كام كی اشاعت نہ ہو، اور معاشرہ ميں كسی كی عزت و نسب پر طعن و تشنيع نہ كی جائے، اور تہمت نہ لگے.

قرطبی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" خاص كر زنا ميں چار گواہ صرف اس ليے ركھے گئے ہيں كہ مدعی پر سختی كی جائے، اور بندوں كے معاملہ كو چھپايا جائے " انتہی.

ديكھيں: الجامع لاحكام القرآن (5 / 83).

اور شيخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قولہ:

وہ اس پر چار گواہ كيوں نہ لائے .

يعنی تہمت لگانے والوں نے اپنی اس تہمت كے متعلق چار گواہ كيوں نہ پيش كيے.

اربعة شهداء .

يعنی پسنديدہ اور عدل و انصاف كے مالك.

تو جب وہ گواہ نہیں لائے، تو وہ اللہ تعالی کے ہاں جھوٹے اور کذاب ہیں .

اگرچہ انہوں نے دل میں اس کا یقین کر لیا تھا، تو یقینا وہ اللہ کے حکم میں جھوٹے اور کذاب ہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے چار گواہ نہ ہونے کی صورت میں ان کے لیے اس کے متعلق بات کرنا حرام قرار دی ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

تو یہ لوگ اللہ تعالی کے ہاں جھوٹے اور کذاب ہیں .

اور اللہ نے یہ نہیں فرمایا:

تو یہ جھوٹے ہیں.

یہ سب کچھ مسلمان شخص کی عزت کی حرمت اور تعظیم کے باعث ہے، اس لیے کہ سچائی کے چار گواہوں کے بغیر کسی پر تہمت لگانی جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: التفسیر السعدی (1 / 563).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (839) اور (6926) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

رہا مسئلہ اس مہلك فحش کام سے اپنے نوجوانوں اور معاشرہ کو محفوظ رکھنے اور بچانے کا تو اس کے لیے کوئی ایسا عمومی کام کرنا ضروری ہے جس پر سب ملك اور معاشرے عمل کریں، اور مختلف ادارے اس کے لیے آپس میں معاونت کریں.

یہ ایك انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری اور مسؤلیت ہے، اس سے معاشرہ اس وقت صورت میں ہی محفوظ رہ سکتا ہے جب زنا کے ارتکاب اور زنا تك پہنچانے والے سب ذرائع سے محفوظ رکھنے والے اسباب پر عمل کیا جائے، اور وہ اسباب درج ذیل ہیں:

1 ۔ لوگوں میں یہ چیز عام کی جائے اور معاشرے میں اس چیز کا علم پھیلایا جائے کہ زنا کا گناہ بہت زیادہ ہے، اور یہ ایسا کبیرہ گناہ ہے جس کے قبیح اور حرام ہونے پر عقل اور شریعت دونوں متفق ہیں، اور یہ بیان کیا جائے کہ یہ فعل دنیا میں امتوں کی ہلاك، اور مصائب و حادثات کا سبب ہے، روز قیامت اس کی سزا آگ ہے.

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قتل کے بعد زنا سے بڑا کوئی اور گناہ نہیں "

دیکھیں: غذاء الالباب (2 / 435).

اور شیخ عبد الرحمن بن سعدی کہتے ہیں:

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے زنی اور اس کی قباحت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

كان فاحشة .

یقینا یہ فحش کام ہے، یعنی یہ ایسا فحش کام ہے جسے عقل اور شریعت اور فطرت بھی فحش کام تسلیم کرتی ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کے حق میں زیادتی، اور عورت اور اس کے اہل و عیال یا خاوند کے حق میں بھی زیادتی، اور خاوند کا بستر پراگندہ کرنا، اور نسب نامہ کو مخلوط بنانا اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك خرابیوں پر مشتمل ہے.

قولہ: و ساء سبيلا . اور یہ راستہ ہی برا ہے.

یعنی اس عظیم گناہ کے ارتکاب کی جرات بہت برا راستہ ہے " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (1 / 457).

2 ـ نوجوانوں کو اس فحش کام کے انتشار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے غلط اور برے اثرات معلوم کرائے جائیں، جن کی بنا پر خاندان اور معاشرے کو قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، مثلا مہلك بیماریوں کا عام ہونا، اور حرام بچوں کا پیدا ہونا، اور خاندانی تسلسل کا خاتمہ، اور بچوں کو قبول نہ کیا جانا، اور انہیں برے سلوك کا سامنا کرنا، اور طلاق کی شرح میں اضافہ ہونا، اور جرائم کا عام ہو جانا، اس کے علاوہ بھی کئی ایك خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

جن معاشروں میں یہ فحش کام اور گندگی عام ہو اس معاشرے میں یہ برے اثرات عام ہیں، جو ان کے معاشرے کو تباہ اور ان کی ترقی و تمدن کو ساقط کر کے رکھ دیتے ہیں.

3 ـ جنسی تعلقات قائم کرنے کے لیے شرعی راہ اختیار کرنے میں آسانی پیدا کی جائے، یعنی حلال طریقہ سے شادی میں آسانی پیدا کی جائے، اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ نوجوانوں کو شادی کی رغبت دلائی جائے، اور اس سلسلے میں شریعت مطہرہ نے کیا کچھ جائز اور مندوب کیا ہے اسے عام کیا جائے، اور یہ بتایا جائے کہ شادی کرنا سب رسولوں اور انبیاء کی سنت اور طریقہ رہا ہے، اور یہ کہ شادی کرنے والے شخص نے اپنا دین مکمل کر لیا، اور یہ کہ اپنے اور بیوی کے لیے عفت و عصمت اختیار کرنے میں اسے اجروثواب حاصل ہو گا.

4 ـ معاشرے كے افراد كى ذمہ دارى ہے كہ وہ تمام ركاوٹيں اور مشلكات دور كريں جو شادى ميں تاخير كا باعث ہوں، چنانچہ فقر و محتاجگى كا علاج كيا جائے جو شادى ميں مانع اور ركاوٹ بن سكتى ہے، اور جس نوجوان كے پاس اپنى عفت و عصمت كے ليے شادى كرنے كے ليے مالى استطاعت نہ ہو اس كى مالى مدد كى جائے.

حتى كہ قرطبى رحمہ اللہ درج ذيل آيت كى تفسير ميں كہتے ہيں:

قولہ تعالى:

اور تم اپنے ميں يتيم لڑكيوں اور نيك و صالح بندوں اور اپنى لونڈيوں كا نكاح كر دو، اگر وہ فقير اور محتاج ہيں تو اللہ تعالى انہيں اپنے فضل سے غنى كر دےگا، اور اللہ تعالى وسعت والا جاننے والا ہے النور (32).

" يعنى اپنى ان عورتوں كى شادى كردو جن كے خاوند نہيں، كيونكہ شادى ہى عفت و عصمت كى راہ ہے " انتہى.

ديكھيں: تفسير القرطبى (12 / 239).

اور ابو عبيد القاسم بن سلام اپنى كتاب " الاموال " ميں لكھتے ہيں:

" عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ نے عراق ميں اپنے گورنر كو خط لكھا كہ وہ ہر كنوارے شخص كو ديكھے كہ وہ شادى كرنا چاہتا ہے ليكن اسكے مال نہيں، تو اس كى شادى كر كے اس كا مہر ادا كرو "

ديكھيں: الاموال (251).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اگر بيٹا شادى كا محتاج ہو تو اس كى عفت و عصمت كو قائم ركھنے كے ليے والد كے ذمہ ہے كہ وہ بيٹے كى شادى كردے، امام شافعى رحمہ اللہ كا ظاہر مسلك يہى ہے " انتہى.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (7 / 587).

5 ـ اس اہم مسئلہ ميں والد اور معاشرے پر واجب اور ضرورى ہے كہ و حتى الامكان مہر كى رقم زيادہ نہ ركھيں، اور نہ ہى شادى كے اخراجات ميں ايك دوسرے پر فخر اور دكھلاوا كرتے زيادہ خرچ كريں، يا اس شادى كو كمائى كا ذريعہ نہ بنائے.

عمر بن خطاب رضى اللہ تعالى عنہ نے منبر نبوى پر خطاب كرتے ہوئے كہا تھا:

" خبردار عورتوں کے مہر زیادہ مت طلب کرو، کیونکہ اگر یہ مہر دنیا میں کسی عزت و شرف کا مقام ہوتا، یا پھر اللہ تعالی کے ہاں تقوی و پرہیزگاری کا باعث ہوتا تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ لائق تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بھی بیوی اور نہ ہی آپ کی کسی بیٹی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر دیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2106) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مصلح افراد کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ والدین کا اپنی بیٹیوں کے مہر زیادہ طلب کرنا معاشرے میں خرابی و فحاشی کے انتشار کا باعث ہے.

بعض یورپی معاشروں میں تاریخ کے کئی ادوار میں فحاشی کے پھیلنے کے اسباب بیان کرتے ہوئے وول ڈیورنٹ اپنی کتاب " مباهج الفلسفة " میں لکھتا ہے:

" اس میں کوئی نزاع نہیں کہ کسی حد تك اس کا سبب والدین کی جانب سے اپنی بیٹیوں کا زیادہ مہر طلب کرنا ہے، صراحتا یہ کہ شادی کے وقت خریدا جاتا ہے " انتہی.

دیکھیں: مباهج الفلسفة (127 - 128).

6 - معاشرے کو اس خسیس اور فحش کام سے بچانے والی سب سے اہم چیز یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت کی اشاعت اور عام کی جائے، اور خاندان میں محبت، احترام، اور صدق و وفا، اور واجب کردہ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ سعادت کی حرص و کوشش ہو.

کیونکہ ایك سعادت مند خاندان اور ایك دوسرے کو سمجھنے اور آپس میں محبت و الفت رکھنے والے خاوند اور بیوی ہی معاشرے میں فحاشی و انحراف کو پھیلنے سے روك سکتے ہیں، اور سعادت کا باعث بنتے ہیں.

7 - آخر میں ہم یہ کہینگے کہ: ایسی فضا اور ماحول تیار کرنا ضروری ہے جو اسلامی اصول کا پاپند اور محافظ، اور اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہو، جہاں بےپردگی و فحاشی کے مظاہر چھپ جائیں، اور ستر پوشی ہو، اور شراب و گانے بجانے کے آلات جو کہ زنا کا زینہ اور سیڑھی ہیں یہ سب کچھ وہاں ممنوع ہو.

کیونکہ یہ سب امور ایسا ایندھن ہے جس سے فحاشی کی آگ بھڑکتی ہے، اس لیے جب معاشرہ اس سے خلاصی اور چھٹکارا حاصل کر لے گا تو اس آگ سے بھی محفوظ رہےگا.

ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (20161) اور (3234).

اور اس موضوع کے متعلق مفید کتابوں میں ڈاکٹر فضل الہی کی کتاب " التدابیر الواقعیة من الزنا " کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .